53400/389

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں

(۱)۔۔ کہ زید کو کاروبار کے لیے ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے وہ عمرو سے ادھار مانگتا ہے عمرو اسے پیسوں کے بجائے ایک لاکھ روپے کا سونا ایک سال کی مدت پر ادھار ایک لاکھ چالیس ہزار میں دیتا ہے (یعنی ادھار کی وجہ سے سونا بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر دیتا ہے) اور زید کسی دوسرے شخص (عمرو کے علاوہ) پر وہ سونا ایک لاکھ نقدی میں فروخت کرکے نقد روپے حاصل کر لیتا ہے اور اس سے کاروبار شروع کرتا ہے۔ کیا عمرو کا زید کو اس طرح بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر سونا بیچنا جائز ہے؟ سونے پر قبضہ اسی مجلس میں دیا جاتا ہے۔

(۲)۔۔ بسا اوقات ایسی ہی صورت میں عمرو زید کو سونے کے بجائے چینی، یا کوئی دوسری چیز بازار سے مہنگی قیمت پر دیتا ہے اور پھر زید اسے کسی دوسرے شخص پر نقدی میں فروخت کرکے نقد روپے حاصل کر لیتا ہے۔

واضح رہے کہ اس دوسری صورت میں عمرو کے پاس چینی موجود نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ زید کو کسی دکان پر لے جاتا ہے اور دکان دار سے ایک لاکھ روپے کی چینی خرید لیتا ہے لیکن عمرو چینی کو قبضہ بھی نہیں کرتا ہے اور باقی چینی سے اس کو الگ بھی نہیں کرتا ہے بلکہ وہ گویا کہ دکاندار کے ساتھ تمام چینی میں سے ایک لاکھ روپے کے بقدر چینی میں شریک ہو جاتا ہے اور پھر عمرو یہی غیر متعین اور غیر مقبوض چینی زید کو بازاری قیمت سے زیادہ (مثلاً ایک لاکھ چالیس ہزار روپے پر) فروخت کرتا ہے اور پھر زید اسی طرح قبضے کیے بغیر اور متعین کیے بغیر (عمرو کے علاوہ) کسی اور شخص پر یہ چینی فروخت کرتا ہے۔ کیا یہ معاملہ جائز ہے؟

(۳)۔۔ خواتین کا اپنے گھر کے بند کمرے میں مردوں کے بغیر اپنی ہی جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا کیسے ہیں یعنی اگر عورت تراویح کی امامت کرے اور پیچھے بھی عورتیں ہی کھڑی ہوں تو کیا جائز ہے؟ واضح رہے کہ اگر حافظہ تراویح میں قرآن نہ سنائے تو اس سے قرآن بھولنے کا غالب گمان ہوتا ہے تو کیا ایسی مجبوری کی حالت میں عورتوں کا تراویح میں جماعت کے ساتھ قرآن سنانا جائز نہیں ہے؟

(۴)۔۔ عورتوں کا ختم قرآن کے علاوہ چھوٹی سورتوں سے عورتوں کی جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا کیسے ہیں؟ جائز ہے یا ناجائز؟

(۵)۔۔ عورتوں کا تراویح کے علاوہ دیگر نمازیں (مثلاً فرض اور وتر) عورتوں کی جماعت کے ساتھ پڑھنا کیسے ہیں؟

مستفتی: حافظ فضل رحمان
مہتمم جامعہ حفصہ للبنات پیریاٹ شمالی وزیرستان
رابطہ نمبر: 0333-9733829

(جواب منسلک ہے۔۔۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلياً

(۱)۔۔۔صورت مسئولہ میں عمرو اور زید کا معاملہ شرعاً درست نہیں کیونکہ سونے کو روپوں کے بدلے میں ادھار بیچنے کی صورت میں بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کرنا منع ہے۔ کیونکہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے سونے کو روپوں کے بدلے ادھار بیچنے کے لیے چند شرائط مقرر کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)۔۔۔خرید و فروخت کی مجلس میں سونے پر قبضہ ہو جائے۔

(۲)۔۔۔قیمت اس دن کی بازاری نرخ کے مطابق ہو، ادھار کی وجہ سے قیمت میں اضافہ نہ ہو۔

(۳)۔۔۔قیمت کی ادائیگی کی مدت معلوم ہو، مثلاً ایک ہفتہ یا ایک ماہ یا ایک سال۔

(ماخذہ "زیورات کے مسائل" ص: ۱۰۰،۷۶)

فقه البيوع – (۷۲۱/۲ ، ۷۳۸)

أمّا إذا بيعت الفلوسُ بالدراهم ،فيكفى قبضُ أحد البدلين فى المجلس ،لأنّه بيعٌ بخلاف الجنس ،وبه صرّح الكاسانى فى بيع الدرهم أو الدينار بالفلوس، فقال: "ولو لم يوجد القبض إلا من أحد الجانبين ،دون الآخر ،فافترقا، مضى العقد على الصّحّة ،لأن المقبوضَ صار ديناً بالقبض ،فكان إفتراقا عن عينٍ بدينٍ." .....أمّا إذا ألزم القانونُ الناس بسعرٍ مخصوص للتبادل بين العملات المختلفة فإنّه تجرى عليه أحكامُ التسعير..... ولاينبغى مخالفةُ هذا السّعر ،إمّا لأنّ طاعة الإمام فيما ليس بمعصية واجب ،وإمّا لأنّ كلّ من يسكن دولةً، فإنّه يلتزم قولاً أو عملاً أنّه يتبع قوانينها، وحينئذٍ يجب عليه أحكامها مادامت تلك القوانينُ لا تجرّه على معصية دينية، نعم! لاإتّصال فى ذلك أنّه تعامل ربويٌّ.....الخ

(۲)۔۔۔مذکورہ صورت میں عمرو کا چینی وغیرہ پر قبضہ کیے بغیر زید کو بیچنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ غیر مقبوض چیز کو آگے بیچنے کی صورت میں بیع فاسد ہوتی ہے۔

فقه البيوع :-(۳۹۲/۱)

الشرط السابع المتعلق بالمبيع :أن يكون البائع قد قبض للمبيع قبضاً حقيقياً أو حكمياً وهذا من شرائط الصّحة ،فبيع مالم يقبضه يعدُّ فاسدٌ شرعاً ،ولو كان مملوكاً له . والأصل فيه قولُ رسول الله ﷺ "من إبتاع طعاماً فلايبعه حتى يستوفيه "

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔

(۳،۴،۵)۔۔۔واضح رہے کہ عورتوں کو گھروں میں اکیلے اکیلے نماز ادا کرنے کا حکم ہے، نیز ان کی جماعت مکروہ ہے اس لئے انہیں جماعت کے بجائے اکیلے اکیلے نماز ادا کرنی چاہیے، تاہم اگر کوئی عورت حافظ ہو اور اس کے لئے تراویح میں سنائے بغیر قرآن کریم یاد رکھنا مشکل ہو تو چونکہ قرآن پاک کو بھلا دینا بڑا گناہ ہے، اس لئے اس گناہ سے بچنے اور قرآن کریم کو یاد رکھنے کی غرض سے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ حافظ عورت کے لئے بلا تداعی (بغیر اعلان کے) صرف گھر کی خواتین کو باجماعت تراویح پڑھانے کی اس شرط کے ساتھ اجازت دیا کرتے تھے کہ حافظ عورت کی آواز گھر سے باہر نہ جائے اور تداعی سے پرہیز کیا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ:

(الف)۔۔۔اس کے لئے باقاعدہ اہتمام کرکے خواتین کو نہ بلایا جائے۔

(ب)۔۔۔اگرچہ اہتمام سے خواتین کو نہ بلایا جائے، لیکن اقتداء کرنے والی خواتین صرف حافظ کے گھر کی ہوں، باہر سے آکر شریک نہ ہوں۔

لہٰذا جہاں تک ہو سکے حافظ خواتین کو بھی تراویح کی جماعت سے پرہیز کرنا چاہیے، البتہ بوقتِ ضرورت درج بالا شرائط کے ساتھ مذکورہ گنجائش پر عمل کیا جاسکتا ہے، البتہ عورت جب امام ہو تو وہ صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی، مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہیں ہوگی۔ (ماخذہ التبویب: ۸۲۵/۱۰)

چونکہ یہ اجازت ایک ضرورت (قرآن کو محفوظ رکھنے) کی تحت صرف نماز تراویح میں دی گئی ہے اس لیے چھوٹی سورتوں کے ساتھ تراویح یا دوسری نمازوں (مثلاً وتر اور فرض) میں عورتوں کی جماعت ممنوع ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد شعیب خان

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/رجب/۱۴۳۷ھ

۲۳/اپریل/2016ء

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفی عنہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۲/رجب/۱۴۳۷ھ

۲۰/اپریل/2016ء

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۱۵/۷/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۱۲/۷/۱۴۳۷ھ

دارالافتاء

مفتی